

افسردہ دلوں کے نام ایک نداء
 نمبر 3422
 ایک خطبہ
 شائع شدہ: جمعرات، 3 ستمبر، 1914
 مبلغ: سی۔ ایچ۔ سپرجینن
 مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن

"آے یروشلم، تُو خاک سے اُٹھ، اُٹھ کر بیٹھ جا؛ آے صیون کی اسیر بیٹی، اپنی گردن کے بند کھول ڈال۔"
 یسعیاہ 2:52

اس وقت میں اُن نبوتی واقعات کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا جن سے یہ الفاظ منسلک ہیں۔ بنی اسرائیل کے لیے یہ کلام حکمت سے لبریز اور اُمید کی روشنی سے منور تھا۔ تاہم، اس آیت کی اصل قوت محض تاریخی سیاق و سباق تک محدود نہیں؛ بلکہ یہ ایک قیمتی اور بامعنی عملی پُکار ہے، جو کسی ایک تفسیر یا کسی خاص دور تک محدود نہیں۔

یہ فرمان نہ صرف قدیم اسرائیل کے لیے مناسب تھا بلکہ ہر اُس کلیسیا کے لیے موزوں ہے جو کمزوری یا رُوحانی زوال کا شکار ہو چکی ہو۔ اور اسی طرح یہ نصیحت اُس ہر مومن کے لیے سودمند ہے جو پست حالی کا شکار ہے، جو خاک پر گرا ہوا ہے یا سدوم کی راکھ میں گم ہے۔ اُسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ زمین سے اُٹھے اور تخت نشین ہو، کیونکہ مسیح نے اُسے بادشاہ اور کابن بنایا ہے۔ اُسے تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنی گردن سے ہر بندھن کھول ڈالے تاکہ خداوند میں آزاد اور شادمان ہو۔

پس، آے وہ تمام لوگو جنہوں نے اس دردناک حالت کو اپنا لیا ہے، میری نص آیت تمہارے لیے ایک پُرزور پکار رکھتی ہے۔ آؤ، میں اس کا مفہوم بیان کرنے کی کوشش کروں۔

—سب سے پہلے میں ایک واضح حقیقت کو بیان کرنا چاہتا ہوں

I

خُدا کے بعض برگزیدہ لوگ نہایت افسوسناک حالت میں پائے جاتے ہیں۔ :

یہ لمحہ ہمارے لیے نہایت اہم ہے۔
 اگر کسی سپہ سالار کو، معرکہ آرائی سے ذرا پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ اُس کے لشکر میں کوئی وبا پھوٹ پڑی ہے، تو وہ نہایت فکرمند ہوگا کہ کوئی بھی ممکنہ علاج آزمایا جائے، کیونکہ اگر سپاہی بیمار ہوں، تو وہ اگلے دن کی جنگ میں کیسے جانفشانی دکھا سکتے ہیں؟

یہی حال کلیسیا کا بھی ہوتا ہے—جب ہم اپنے مالک کی خدمت میں سب سے زیادہ سرگرم ہونا چاہتے ہیں، اُسی وقت بعض اوقات کوئی روحانی بیماری کلیسیا کے اراکین میں پھیل جاتی ہے، جو اُس کی کارگزاری میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ ممکن ہے، میں آج رات اُن بیماروں کی تشخیص کا وسیلہ بنوں، اُن کی علامات ظاہر کروں—اور کون جانے؟ شاید اسی رات، جب تم خداوند کے دستِ خوان پر آنے کو ہو، وہ مُبارک شفا بخشی عمل میں آجائے؛ اور جب تم مسیح کے ساتھ عشاء میں شریک ہو، تمہاری جانیں کامل بحالی پا لیں۔

اکثر اوقات خُدا کے فرزند اپنے ایمان میں سخت ابتری کا شکار ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ مسیح میں اپنی نجات کی یقین دہانی سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ شک کرنے لگتے ہیں کہ آیا وہ واقعی ایماندار ہیں یا نہیں، اُن کا تجربہ سچا ہے یا محض فریب، وہ حقیقی توبہ کر چکے ہیں یا نہیں، انہوں نے خُدا کے برگزیدوں کا وہ قیمتی ایمان پایا ہے یا نہیں۔

ایسے وقت میں وہ اپنے اندر موجود تمام روحانی خوبیوں کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور کسی ایک سے بھی تسلی بخش جواب نہیں پا سکتے۔

حالانکہ بظاہر اُن کی زندگی ایسی متوازن اور نیک نظر آتی ہے کہ سب لوگ اُن کی تعریف کرتے ہیں، اور اُن پر کوئی شبہ نہیں کرتے؛ مگر وہ اپنے آپ پر سخت شبہ کرتے ہیں، اور ڈرتے ہیں کہ کہیں انہیں زندہ کہلانے کا نام تو ملا ہو، مگر وہ حقیقتاً مُردہ ہوں۔

ایسے وقت میں، میں نے دیکھا ہے کہ اُن پر شک کی ایک اور آندھی آتی ہے، جو اُن کے ایمان کی بنیادی سچائیوں پر حملہ کرتی ہے۔

"کیا؟" تم پوچھو گے، "خُدا کی الوبیت پر شک؟ نجات دہندہ پر شک؟ اُنے والے جہان پر شک؟" ہاں، خُدا کے سچے لوگ بھی ایسے شکوک کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ ان شکوک سے نفرت کرتے ہیں، اور اپنے دل میں اب بھی اُن بنیادی حقائق پر ایمان رکھتے ہیں، مگر پھر بھی اُن کا جی گھبرا جاتا ہے، اور وہ بار بار دلگیر ہوتے ہیں۔ غور و فکر کرنے والے اذہان، اور علم کے شائقین، ایسے فلسفیانہ شکوک میں گھر جاتے ہیں جیسے گرمیوں کے دنوں میں مچھر انسان کے گرد منڈلاتے ہیں۔

اور جو فلسفے سے نا آشنا ہیں—اور شاید بہتر یہی ہے—وہ زیادہ سخت اور بھڑے قسم کے شکوک کا شکار ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے دل کو گُھر سے بچائے رکھتے ہیں، پھر بھی وہ ایسے سوالات سے دلگیر ہوتے ہیں جن کے وہ جواب نہیں دے سکتے؛ ایسے معموں سے جنہیں وہ سلجھا نہیں سکتے؛ اور ایسی گریہیں جو اُن سے کھلتی نہیں۔

شاید ایسے وقت میں اُس سب سے بدتر حالت یہ ہو کہ ایک روحانی غفلت اُن پر غالب آنے لگتی ہے۔ وہ محسوس کرنا چاہتے ہیں، مگر کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اُن کی آنکھوں سے خون کے آنسو نکلیں، مگر ایک عام سا آنسو بھی نہیں ٹپکتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اُن کے دل ٹکڑے ہو جائیں، وہ سخت ترین غم کو خوش آمدید کہنے کو تیار ہیں، مگر صرف اتنا کہہ سکتے ہیں:

اگر کچھ محسوس ہوتا ہے، تو فقط اتنا کہ "یہ جانوں کہ میں کچھ محسوس بھی نہیں کرتا"

ایسے حالات میں سچے ایماندار خُدا کے وسائط فیض کا خاص طور پر سہارا لیتے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ وہ اُن وسائط سے عام سے بڑھ کر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ کیا تم کبھی ایسے عالم میں رہے ہو جب بائبل تمہیں بے کیف لگی ہو، یا اگر کوئی آیت تمہارے دل کو چھوتی بھی تھی تو وہ خُدا کے قہر و غضب کی دھمکیاں ہوتیں، جو تمہیں تمہاری بربادی کی خبر دیتی تھیں؟ نہ کوئی تسلی، نہ کوئی خوشی بخش کلام۔

تم دُعا کرنے گئے، مگر آسمان تمہیں پینل کا محسوس ہوا، اور افسوس، تمہارا اپنا دل بھی ویسا ہی پینل بنا ہوا تھا—تم اپنے اندر کسی بھی آرزو کی تپش پیدا نہ کر سکے۔ تمہیں یہ حیرانی نہ ہوئی کہ تمہاری دُعا کا جواب نہ آیا؛ تمہیں تو اس پر حیرت ہوتی اگر ایسی دُعا سنی جاتی۔

اُہ! پھر تم خُدا کے لوگوں کی جماعت میں بھی گئے، جہاں پہلے تمہارا دل پاک شادمانی سے جھوم اُٹھتا تھا۔ واعظ وہی تھا، شاید پہلے پہل تم نے گمان کیا کہ وہ بدل گیا ہے، مگر جب توجہ سے سُنّا، تو معلوم ہوا کہ کلام تو وہی ہے، اور سچائی بھی اُسی دلیری سے بیان کی گئی ہے، مگر تم اُسے پہلے جیسا سُن نہ سکے۔ تمہیں سب کچھ بے بارش کے بادل، اور بے پانی کے کوئیں معلوم ہوئے۔ اور تمہارا حال یہ تھا کہ

اے خُداوند، کیا میں ہمیشہ "اسی نیم مردہ حالت میں ہی زندہ رہوں گا؟"

مگر کسی طرح بھی تم اُس حالت سے نکل نہ پائے۔ تم خود کو زنجیروں میں جکڑا ہوا محسوس کرتے، جیسے کوئی بد رُوح تم پر قابض ہو۔ تمہاری رُوح چیخ چیخ کر پکارتی

اے مایوس انسان! کون مجھے "اس موت کے بدن سے چھڑائے گا؟"

مگر افسوس، تمہیں یہ بھی محسوس نہ ہوا کہ تم کافی مایوس ہو۔ تمہارے آنسو کم پڑ گئے، اور تم ڈرتے تھے کہ کہیں یہ روحانی بے حسی، ایک ہولناک موت کی علامت نہ ہو۔

میرے عزیزو! میں حیران نہ ہوں گا اگر تم خود ہی اس حالت کے ذمہ دار ہو۔ اگر آج رات تم ایسی حالت میں ہو، تو میں تمہیں نصیحت کروں گا کہ اس کا سبب تلاش کرو۔ شاید تم نے دعا کو ترک کیا، شاید

تم نے خوشی کے دنوں میں رُوحُ القدس کو رنجیدہ کیا۔
ممکن ہے تم دُنیا دار ہو گئے، یا چھوٹی چھوٹی غفلتوں کا ایک طویل سلسلہ، جنہیں اُس وقت تو تم نے محسوس نہ کیا، مگر وہ مل کر آج کے غم کا سیلاب بن گئے۔

بہر حال، جو کچھ بھی سبب ہو، میں تمہاری حالت پر دلگیر ہوں—اپنے لیے، تمہارے لیے، کلیسیا کے لیے، اور دُنیا کے لیے— کیونکہ اے میرے بھائیو، تمہاری گواہی تقریباً خاموش ہو چکی ہے، اور تمہاری قوت بے اثر ہو گئی ہے۔

تمہارا وہ چہرہ، جو پہلے شادمانی کا آئینہ تھا، انجیل کا زندہ اشتہار تھا۔
مصیبت میں تمہارا پُر امید مزاج، گناہگاروں کو مسیح کی خوشی کی دعوت دیتا تھا۔

مگر اب تم رنجیدہ ہو، اور بغیر سورج کی روشنی کے چلتے پھرتے ہو۔
تم ایسی نئے کی مانند ہو جو زخمی ہو، اور جس سے کوئی نغمہ نہیں نکلتا؛ تم اُس سلگتے ہوئے سنبل کی مانند ہو جو نہ نور دیتا ہے نہ گرمی، بلکہ صرف دھواں دیتا ہے—ایک دلگیر اور پریشان کن دھواں۔

اور مجھے رنج ہے کہ یہ سب کچھ ایسا ہو گیا، کیونکہ اگر تم اب مسیح کی زبانی گواہی دینا چاہو بھی، تو وہ کمزور ہو گی، اور اُس سے کوئی عظیم اثر نہ پڑے گا۔

مجھے یاد ہے جب میں نے پہلی بار اتوار کی اسکول میں تعلیم دینا شروع کی
تب میں فضل میں بہت نیا تھا۔ میں نے اُن لڑکوں کی جماعت سے، جنہیں میں تعلیم دے رہا تھا، یہ کہا کہ یسوع مسیح اُن سب کو
نجات بخشتا ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔
"اُن میں سے ایک لڑکے نے مجھ سے سوال کیا: "استاد! کیا آپ خود اُس پر ایمان رکھتے ہیں؟"
"میں نے جواب دیا: "ہاں، مجھے اُمید ہے کہ رکھتا ہوں۔"
"وہ پھر پوچھنے لگا: "لیکن کیا آپ کو یقین نہیں؟"
مجھے اپنے دل میں جھانکنا پڑا کہ کیا جواب دوں۔
وہ لڑکا میرے 'مجھے اُمید ہے' پر مطمئن نہ ہوا۔
"وہ کہنے لگا: "اگر آپ نے مسیح پر ایمان لایا ہے تو آپ نجات پا چکے ہیں۔"

اور اُسی لمحے میں نے محسوس کیا کہ میں اُس وقت تک تعلیم نہیں دے سکتا جب تک میں پورے یقین سے یہ نہ کہہ سکوں،
"مجھے معلوم ہے کہ یہ سچ ہے۔"

مجھے اُس کلام حیات کی گواہی دینی تھی جس کا ذائقہ کچھ چکا تھا، جسے میں نے ہاتھ لگایا تھا، جسے میں نے جیا تھا۔

پس اے میرے بھائیو، اگر تم اپنے دلوں میں شک رکھتے ہو تو تم اُن لوگوں کو بھی الجھا دیتے ہو جنہیں تم ایمان میں لانا چاہتے
ہو۔

کیونکہ جب تم خود دل سے گواہی نہیں دیتے تو وہ پوچھتے ہیں:
"ہم تمہارے لبوں سے کیسے یقین کریں، جب تمہارا دل خود گواہی نہیں دیتا؟"

جب تک خُداوند کی شادمانی تمہاری قوت نہ ہو، تمہاری رُوح افسردگی کی فضا میں سانس لے گی، اور تمہاری گواہی دب جائے
گی—اگر مکمل طور پر بند نہ ہو جائے۔

مسیح میں تمہارا اعتماد اور اُس سے حاصل ہونے والا اطمینان ہی وہ قوت ہے جو تمہیں سچا گواہ بناتی ہے، کیونکہ تب تم حقیقی
دین کی تاثیر کے تجربہ کار گواہ ہوتے ہو۔
ورنہ، تمہاری زبانی شہادت، افسوس، اُن شکوک کے دھندلکے میں کمزور پڑ جاتی ہے، جو ایک نڈھال اور پڑمردہ ضمیر سے
جنم لیتے ہیں۔

افسوس ہے کہ جب تم اپنی ہی نجات کے بارے میں شک میں ڈوبے ہو، تو دوسروں کی نجات کا فکر تم میں باقی نہیں رہتا۔
درحقیقت، سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ تم خود یقینی طور پر نجات یافتہ ہو۔
جب تک یہ سب سے اہم معاملہ طے نہ ہو، تمہارا جوش خدمت بے وقت اور بے ثمر ہے۔
اوروں کے تاکستان کی رکھوالی میں مصروف رہنا کیا فائدہ جب اپنا تاکستان جھاڑیوں سے اُٹا ہوا ہے؟

پھر میرے عزیزو، اس بیماری کی ایک اور افسوسناک پہلو یہ ہے کہ تم خُدا کے دوسرے لوگوں کے لیے بھی باعثِ اذیت بن
جاتے ہو۔

شیطان سے جنگ کرنا پہلے ہی کافی سخت ہے، مگر جب لشکر کو اپنے بیماروں کو بھی ساتھ اُٹھانا پڑے تو اُس کی رفتار سُست ہو جاتی ہے، محنت دوچند ہو جاتی ہے۔

تم جن کا ایمان تقریباً جاتا رہا، اُس فوج کے لیے بوجھ ہو جو صلیب کے جھنڈے تلے بہادری سے آگے بڑھ رہی ہے۔ تم اپنے گرد کے لوگوں کو افسردہ کرتے ہو۔

کبھی تمہاری آواز ایک دلیر مجاہد کی مانند تھی، جو اہل لشکر کو جوش دلاتی تھی مگر اب تم سسکتے ہو، روتے ہو، اور دوسروں کو بھی اُنہی بیدل نوحوں میں مبتلا کرتے ہو۔ یہ ایک نہایت افسوسناک بات ہے۔
میں تمہیں ملامت نہیں کرتا، مگر تم پر دلی افسوس کرتا ہوں—اور خُدا کی کلیسیا پر بھی افسوس کرتا ہوں، اور اُس کے کام پر بھی، جو تمہارے سبب سے بہت کچھ کھو بیٹھا ہے جبکہ تمہیں لازم تھا کہ شکرگزاری کے جذبے سے مسیح کے لیے بہت کچھ کرتے۔

ہائے افسوس! کہ خُدا کے لوگ ایسی غمگین حالت کو پہنچ جائیں

II

اُن کے لیے خاص اُمید ہے۔ :

یہ اُمید بڑی تاکید کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔
اِسُن، اے بیمار ایماندار
اے یروشلم، خاک سے اُٹھ، اُٹھ کر بیٹھ جا؛"
"اے صیُّون کی اسیر بیٹی، اپنی گردن کے بند کھول ڈال

اب، اے میرے بھائی! اُس حالت پر قناعت نہ کر جس میں تو گر گیا ہے۔
اِکاش رُوح القدس تجھ پر اُترے، اور تجھے جگائے
کوشش کر کہ تُو اُس افسردہ حالت سے نکل کر شادمانی اور قوت کی حالت میں آ جائے۔
اُو، میں تجھے کچھ حوصلہ دینے کی کوشش کروں، اور خُدا تجھے بھرپور توفیق بخشے

—یاد رکھ، میرے عزیز دوست
—فرض کرو میں صرف تجھ سے ہمکلام ہوں
کاش میں تیرا ہاتھ تھام سکتا، اور تیری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ سکتا

یاد کر کہ تُو کہاں سے گرا ہے۔
ان پُرسکون ساعتوں کو یاد کر جو تُو نے پہلے پائی تھیں۔
اے سنگدل دل، تُو ہمیشہ اتنا سرد نہ تھا؛ خُدا کا کلام ہمیشہ تیرے لیے خشک نہ تھا؛
عبادت گاہ کبھی تیرے لیے بے برکت نہ تھی۔
تُو نے خُدا سے کشتی کی ہے، اور غالب آیا ہے—تجھے معلوم ہے کہ ایسا ہوا ہے۔
تُو نے خُدا کے حضور فریاد کی ہے، اور اپنی دِل کی مراد پائی ہے۔
تُو نے مسیح سے رفاقت کی ہے، اور تیری رُوح عمیناداب کے رتھ کی مانند ہوا کرتی تھی۔

اور کیا تُو یہ سب کچھ یاد کر کے بھی پکار نہ اُٹھے گا؟

،اے پاک کبوتر! لوٹ آ، لوٹ آ"
"اِرام کا شیریں پیامبر

کیا تُو ان باتوں کو جان چکا ہے، اُن کا ذائقہ چکھ چکا ہے، اور اب بھی اُن کی پیاس اور بھوک نہیں رکھتا؟
،انہیں یاد کر

اور شاید جب تُو ماضی کی ان ساعتوں پر غور کرے گا،
تو یہ آرزو تجھے قوت دے گی کہ اُس مقام پر واپس آ جائے جہاں سے تُو نکل آیا تھا۔

اپنی موجودہ حالت کے خطرے پر غور کر۔
کون لوگ ہیں جو علانیہ گناہ میں گرنے کے قریب تر ہوتے ہیں؟ وہی جو مسیح سے دُور دُور رہتے ہیں۔
اگر تُو یسوع کے ساتھ قریبی رفاقت میں زندگی بسر کرے، تو تُو اپنے چرواہے کی صحبت میں اس طرح شریک ہوگا کہ بھیڑیے
کی دھاڑ تو سن لے گا، مگر اُس کے دانت کی جیہن محسوس نہ کرے گا۔

میں یقین سے کہتا ہوں کہ جب کوئی اقرار کرنے والا شخص کسی رُسوا کن گناہ میں گرتا ہے، تو وہ اُس بدی کی ابتدا نہیں بلکہ
انتہا ہوتی ہے۔

—یہ تو گناہ کی بڑھوتری اور بدی کے عمل کی پختگی کا نتیجہ ہوتی ہے
، ایک لمبے سلسلے کی انتہا، جس میں دعا کو ترک کیا گیا
، خاندانی عبادت کو چھوڑا گیا
، مسیح کے ساتھ رفاقت کو نظر انداز کیا گیا
اور نیکی کے تمام وسائل سے غفلت برتی گئی۔

، علانیہ گناہ اُس زہر کا پھل ہے، نہ کہ بیج
جو فضا کو آلودہ کرتا ہے اور عوام کی نفرت کو بھڑکاتا ہے۔
، پس، اے اقرار کرنے والے
—تُو جس نے خُدا کے چہرے کی روشنی کھو دی ہے
بوشیار ہو! بوشیار ہو، میں تیری مِنت کرتا ہوں، اُس روحانی بیماری سے جو ہر قسم کی آفتوں کی ماں ہے۔

یاد رکھ، تُو حقیقی خوف ہونا چاہیے کہ شاید تُو کبھی محفوظ تھا ہی نہیں۔
—ممکن ہے کہ جو شکوک تُو محسوس کرتا ہے وہ شیطان کی چالاکی نہیں، بلکہ ایک بیدار ضمیر کی سرگوشی ہوں
یا خُود رُوح القدس کی ملامت ہوں۔

، اگر تُو درحقیقت مسیحی نہیں
، تو غالب امکان ہے کہ اگر تُو اب خُدا کی طرف نہ پھرا
تو شیطان کا رضاکار خادم بن جائے گا۔

، اگر تُو اب پوری نیت سے مسیح کی تلاش نہ کرے
، تو شاید وقت آ گیا ہے کہ تُو بلعام کی مانند اجر کی خاطر راستے سے ہٹ جائے
یا قورح کی مخالفت میں ہلاک ہو جائے۔

، اُن بہت سے راستوں میں سے کسی ایک پر، جن میں شریر ہلاک ہوئے
، تُو مایوسی یا گستاخی کے ساتھ اپنی تباہی کی طرف لپک سکتا ہے
اور اپنی ابدی ہلاکت کو دعوت دے سکتا ہے۔

، پھر کہتا ہوں
!بوشیار ہو، اے سرد مومن
خُداوند کے نام پر، بوشیار ہو، کہ تُو کھیل نہ کرے جب تجھے لرزنا چاہیے۔

!میرے عزیز بھائی
، میں تیرے ذہن میں ایک اور خیال ڈالنا چاہتا ہوں
، شاید تُو سمجھے یہ تجھے گرا دے گا
مگر شاید یہی تجھے بچا لے۔

، یاد کر
تُو بالکل بجا طور پر اپنے حال پر چھوڑا جا سکتا تھا۔
، تُو جسمانی اطمینان میں پڑ گیا

تُو نے خُدا کے چہرے کی روشنی گنوا دی
تُو نے اُس کے رُوح کو رنجیدہ کیا۔

اگر وہ اب کہے
— "یہ بُتوں سے لیٹا ہے، اُسے چھوڑ دو"
تو کیا ہوگا؟

اگر آج سے رُوح القدس پھر کبھی تجھ سے نہ جھگڑے؟
اگر آخر کار، باوجود اس کے کہ تُو نے دوسروں سے باتیں کیں اور منادیاں کیں
خود تُو رُدی ٹھہرایا جائے؟

میں صرف تجھے جھنجھوڑنے کے لیے یہ باتیں کہتا ہوں
اے میرے بھائی، اگر تُو بے حس ہو گیا ہے۔
تو جانتا ہے
کبھی سرجن بھی ٹرتا ہے کہ مریض بے خبری میں مر نہ جائے
تو وہ سوئی چبھو دیتا ہے، یا اُسے زبردستی چلا کر جگاتا ہے۔

میں بھی ایسی کوئی بات کہنے کو تیار ہوں، چاہے کتنی ہی کٹھن کیوں نہ ہو
اگر اس سے تُو اپنی غفلت سے جاگ اُٹھے۔
مجھے یقین ہے تُو اُسے قبول کرے گا
اور وقت آنے پر میری سختی کا شکر بھی کرے گا۔

مگر میں رُک جاتا ہوں
کیونکہ مجھے لگتا ہے ایک بہتر طریقہ ہے۔

میں چاہتا ہوں تُو اُٹھے اور خاک سے جھاڑ لے
! اے میرے افسردہ دوست
کیونکہ اگر بدترین حال بھی سچ ہو
اور تُو حقیقی مسیحی نہ بھی ہو
— تو بھی سُن
اُو، ہم باہم بحث کریں، خُداوند فرماتا ہے؛"
اگرچہ تمہارے گناہ ارغوانی کی مانند ہوں
تو بھی وہ برف کی مانند سفید ہوں گے؛
اگرچہ وہ سُرخ ہوں جیسے کرمزی
"تو بھی اُن کی مانند ہو جائیں گے۔

اگر یہ سب ایک دھوکا تھا
اور تُو نے اقرار ہی نہ کرنا چاہیے تھا
— تب بھی یسوع مسیح گناہگاروں کو قبول کرتا ہے
ابھی اُس کے پاس آ جا۔

میں نے ہمیشہ پایا ہے کہ یہ لمبے، سُست راستے سے نکلنے کا سب سے مختصر راہ ہے
شدید روحانی بیماریوں کا فوری علاج
شکوک و خوف کا یقینی تریاق۔

شیطان کئی برسوں سے مسیحیوں کے ساتھ بحث کرتا آ رہا ہے
اُسے تیرے خلاف دلائل ہم سب سے بہتر معلوم ہیں
اور اگر تُو اُس سے بحث کرے
تو جلدی اُس پر مغلوب ہو جائے گا۔

مگر اگر تُو کہے
 "میں مانتا ہوں، اے ابلیس! میں مانتا ہوں"
 —میں گناہگار ہوں— سب سے بڑا گناہگار
 کیا تیرے پاس کچھ اور کہنے کو ہے؟
 "میں سب مانتا ہوں
 —مگر تیرے جواب میں یہ کہتا ہوں
 "یسوع مسیح، خُدا کا بیٹا"
 کا خون پر گناہ کو پاک کرتا ہے۔
 "میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں
 —"اِس میرے گناہ دُھل گئے ہیں
 یہ کامل تسلی کا عظیم راستہ ہے۔

"میں تُو جہے التجا کرتا ہوں، اے میرے پیارے بھائی
 اِکے ابھی اور فوراً یہ راہ اختیار کر

خُدا کے رُوح کا یہ کلام سُن
 "توبہ کر، اور اپنے پہلے کاموں کو انجام دے"
 وہ پہلے کام کیا تھے؟
 توبہ اور ایمان۔

اِس پھر سے وہیں سے آغاز کر
 اِدوڑ اُس چشمے کی طرف جو خون سے معمور ہے
 اِصلیب کی طرف بڑھ، اور اُس حیات بخش نظر کو دوبارہ ڈال
 "اُس مکمل کُفارے کے نیچے
 "اُس ارغوانی چھاؤں تلے
 اپنا مجرم سر چھپا دے۔

"آہ! اگر تُو ایسا کرے
 "تو تیرا نور صُبح کی مانند طلوع کرے گا
 اور تیرا جلال دوپہر کی مانند چمکے گا۔

"خُداوند تُو جہے یہی کرنے میں مدد دے
 "اور یہ جھگڑا ہمیشہ کے لیے ختم ہو

مجھے اجازت دو کہ میں یہاں موجود ہر اُس مسیحی کو یاد دلاؤں، جو شک سے گھرا ہوا ہے، اور جس کی گردن پر غلامی کے
 بند سختی سے بندھے ہیں، کہ وہ خون اپنی پاک کرنے والی قدرت میں تغیر نہیں پایا۔ اگر اُس نے تجھے بیس برس پیشتر پاک کیا
 تھا، تو وہ آج بھی تجھے پاک کر سکتا ہے۔ یاد رکھ، یسوع نے نجات دینے کی قدرت کو نہیں کھویا، نہ اُس کی رضا جو کہ وہ
 انہیں نجات بخشے، جو کمال تک اُس کے پاس آتے ہیں، کبھی کم ہوئی ہے۔

"یسوع، صیُّون کے پہاڑ پر براجمان ہے"
 "وہ آج بھی گناہگاروں کو قبول کرتا ہے۔

پس آ، اُس نجات دہندہ کے پاس جو ناقابلِ تغیر ہے۔ اے تو جو بے وفا ٹھہرا، اے تو جس کے دل نے مسیح سے بیوفائی کی، واپس
 آ، کیونکہ اُس کی محبت تجھ سے کبھی کم نہ ہوئی۔ "اے برگشتہ بیٹی! تُو میری طرف واپس آ، خُداوند فرماتا ہے، کیونکہ میں تجھ
 "سے بیابا ہوا ہوں۔

بیٹے کا دل اپنے باپ سے پھر سکتا ہے، مگر باپ کا دل اپنے بیٹے سے کبھی نہیں پھرتا۔ پس واپس آ، کیونکہ تیرے لیے رحم
 منتظر ہے، نہ کہ سزا، جیسا کہ مدتوں پہلے ہونا چاہیے تھا۔

وہ خُدا ہے، انسان نہیں، ورنہ تُو کب کا فنا ہو چکا ہوتا۔ آج ہی واپس آ، کیونکہ وہ تیرے گناہ کو بادل کی مانند مٹا دے گا، اور
 تیری خطاؤں کو گہرے اُبر کی مانند زائل کر دے گا۔ اپنی گمراہی کو اعتراف کر، اپنی بیوفائی پر خاکساری سے جھک جا، اور

کہہ، "اے میرے باپ! تُو میری جوانی کا رہنما ٹھہر"، اور تُو پوری طرح بحال کیا جائے گا، اور تیری پہلی خوشی تجھ میں واپس آ جائے گی۔

کیا میں تجھے یہ کہتے سنتا ہوں، "مگر میں مسیح کے پاس واپس آنے کے لائق نہیں، اور فوراً اُس میں شادمان ہونے کے قابل نہیں؟" اے عزیز! کیا تُو شروع میں لائق تھا؟ برگز نہیں، اور اب بھی تُو لائق نہیں، مگر آ، اور قبول کیا جائے گا۔ مسیح تجھ سے کچھ نہیں مانگتا۔ فقط آ کر اُس پر بھروسہ رکھ، اور کامل نجات تیرا حصہ ہوگی۔

"اوہ! مگر میں اُس کے چہرے کو دیکھنے کے قابل نہیں، کیونکہ میں نے اتنا عرصہ اُس کی ہدایت کے بغیر گزارا ہے۔" تو پھر، اسی سبب سے تو تجھے ایک اور گھڑی بھی اُس کے بغیر نہ گزارنی چاہیے۔

میں تجھ سے منت کرتا ہوں، اے میرے دکھ زدہ بھائی! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں، اے میری پُریشان بہن! اُس محبت کے نام پر جو مسیح کو تجھ سے ہے، ابھی اُسی وقت اُس کے پاس آ جا۔ دیکھ، وہ دروازہ پر کھڑا کھٹکھٹا رہا ہے، اگر تُو اُسے کھولے گا، خواہ تیرا گھر بے ترتیب ہو، اور دستر خوان اُس کے لائق نہ ہو، تو بھی وہ اندر آئے گا اور تیرے ساتھ کھانا کھائے گا، ہاں تیرے ساتھ، اور تُو اُس کے ساتھ آج ہی کھانا کھائے گا۔

میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ یہاں موجود سب سے زیادہ ناامید مسیحی آج رات خداوند کی میز پر جانے سے پہلے خوشی سے نہ بھر جائے۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ ہم میں سے سب سے زیادہ بے ثمر کیوں پھلدار نہ ہو جائے۔ مگر یہ میں جانتا ہوں، کہ ہم اُس میں محدود نہیں، نہ اُس کی برکت دینے کی رضا میں کوئی تنگی ہے، اور نہ اُس کے تسلی دینے کی قدرت میں۔

اوہ! اُس پر ایمان لا، اے مسیحی! اُس پر ایمان لا۔ اور اگر تُو مسیحی نہیں، تو اپنے آپ کو اُس کے قدموں پر گرا دے۔ وہ تجھے ہلاک نہ کرے گا۔ اُس کے جامہ کے کنارے ہی کو تھام لے، اور اُسے چھوڑ نہ دے۔

ابھی اُسی وقت، تُو خاک سے اُٹھ، اور اپنے خوبصورت لباس پہن لے۔

III

اور اب اُن پر ایک مُبارک ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

مجھے اِس بات پر اختتام کرنا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ خدا کے بہت سے لوگ اُس حالت میں ہیں جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ مجھے کبھی کبھار اُن کی تسلی کی کوشش کرنے کی مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ میری فقط یہی اُمید ہے کہ جو کچھ آج رات میں نے کہا، وہ خدا کی طرف سے اُن کے لیے باعثِ برکت ٹھہرے۔ اور مجھے اِس کی پوری توقع ہے۔ پس یہاں ہے عملی نکتہ:

"جب تُو رجوع لائے، اپنے بھائیوں کو طاقت دے۔"

اُن لوگوں کو تلاش کر، جو اُسی حال میں ہیں، جس میں تُو خود رہ چکا ہے، اور اُن کے ساتھ نرمی و شفقت سے پیش آ۔ کیونکہ تُو اُن کی حالت کو جانتا ہے، اور اُس چلاتے بیابان میں سے گزر چکا ہے، تو تُو اُن کی راہنمائی کر سکے گا۔ میں نے تیری حالت کا ذکر اِس لیے کیا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے، کہ میں خود بھی بعض اوقات اُس کی سرحد پر پہنچ چکا ہوں۔ مجھے شفا ملی ہے مسیح کی محبت کی تازہ یادگاری سے، اور اُس پر اپنے سادہ اعتماد کی تجدید سے۔ پس میں تیرے احساسات کو سمجھتا ہوں، اور تجھ سے کہتا ہوں کہ تُو بھی اِسی دوا کو آزما۔ اور جب تُو جان لے کہ یہ علاج اچھا ہے، تو یہ چھوٹا سا بدلہ ہوگا، بلکہ تیرا فرض ہوگا کہ تُو اوروں کو بتائے کہ تُو کس طرح بحال ہوا۔

تم میں سے بعض عزیز، کبھی اِس طرح اسیری میں نہیں لے جانے گئے۔ میری دُعا ہے کہ خدا کرے، تم کبھی نہ لے جانے جاؤ۔ اِس کی کوئی ناگزیر ضرورت نہیں، مگر میری منت ہے کہ اپنے خدا کے ساتھ بڑی نرمی سے چلو۔ کیونکہ ہم ایک غیور خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ اپنے دشمنوں کے بہت سے گناہوں کو نظر انداز کر دیتا ہے، مگر اگر وہی کام اُس کے چُنیدہ، اُس کے پیاروں سے صادر ہوں، تو وہ فوراً اپنا چہرہ اُن سے چھپا لیتا ہے۔

"زمین کی تمام قوموں میں سے فقط تم ہی کو میں نے پہچانا، اِسی لیے تمہاری بدکرداریوں کی تمہیں سزا دوں گا۔"

کیا وہ یہ نہیں فرماتا: "جتنے سے میں محبت رکھتا ہوں، انہیں ملامت اور تادیب کرتا ہوں؟"

گناہگار بے روک ٹوک گناہ کرتا جاتا ہے، وہ مکان پر مکان، کھیت پر کھیت بڑھاتا ہے، اور اپنے آپ کو محفوظ خیال کرتا ہے، مگر خدا اُس سے اگلے جہان میں حساب کرے گا۔

مگر آسمان کا وارث اُس کی محبت کے تحت تادیب میں ہے، اور خدا اُسے اِسی دنیا میں سنوارے گا۔ اور مسیح سے دُوری کی تادیبوں میں یہ بھی شامل ہوگی کہ تسلی جاتی رہے گی، نیکی کے کاموں کی قدرت چھن جائے گی، اور نہ معلوم اُس کی جان یا حالات میں اور کیا کچھ مصیبت آ جائے۔

اے پیارے بھائی! پس احتیاط سے چل جب تک تجھے روشنی میسر ہے؛ روشنی میں چل۔

اوہ! مسیح کی شیریں محبت کی قدر کر، اُسے کبھی نہ چھوڑ۔ جب مسیح تیرے دل میں ہو، تو اپنی جان سے یوں کہہ اے یروشلیم کی بیٹیو! میں تمہیں ہرنوں اور میدان کی ہرنیوں کی قسم دیتی ہوں، کہ میری محبت کو نہ جگانا، نہ چھیڑنا، جب "تک وہ خود نہ چاہے۔"

کسی غیر فانی محبت کو راہ نہ دینا، نہ دنیا داری کو جگہ دینا؛ کسی منافقت میں نہ پڑنا، بلکہ دُعا کر کہ تُو پاک غیرت کے ساتھ اُسی روشنی میں قیام کرے، اور اُس کی نظر میں مقبول ٹھہرے۔

اور جب تُو خُدا کے قریب رکھا گیا ہو، اور اُس کی قدرت کے زور میں مضبوط ہوا ہو، تو آ، اور وہ قوت اُسی کو واپس دے، جس سے تُو نے اُسے پایا تھا۔ مسیح کے لیے کھڑا ہو جا

میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم اُس وقت سب سے زیادہ خوش ہوتے ہیں، جب ہمارے پاس کرنے کو بہت کچھ ہوتا ہے۔ سستی پریشانی کی ماں ہے۔ وہ مسیحی جو مسیح کے لیے بہت کم کرتا ہے، جب تک وہ تکلیف کی وجہ سے مجبور نہ ہو، عموماً افسردہ ہی رہتا ہے۔ اے تم جو بدن میں سرگرم ہو، اور رُوح میں چُست ہو—اے تم خوشحال مسیحیو جو خُدا کے چہرہ کے نور میں چلتے ہو "جب تک دن بے کام کرو؛ کیونکہ وہ رات آتی ہے، جس میں کوئی کام نہیں کر سکتا۔"

اُو، آج رات ہم ایک دوسرے سے وعدہ کریں کہ ہم صیُوں کی بھلائی کو ڈھونڈیں گے۔

اس کلیسیا کے ارکان، تم میں سے کوئی بھی اُس وفاداری سے منہ نہ موڑے، جو تمہیں مسیح کے ساتھ ہے، اِس وقت جب ہم سب ایک دل ہو کر اپنے آقا کی جنگ میں آگے بڑھنے کا قصد رکھتے ہیں۔

میں تمہارے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوں، تاکہ اپنے حصے کا بوجھ اُٹھاؤں، مگر اگر ایک اکیلا ہو تو وہ کیا کر سکتا ہے؟ میرے رفیقانِ خدمت پیچھے نہ رہیں گے، مجھے یقین ہے، مگر ہم کیا کر سکتے ہیں؟

میرے بھائیو! ہمارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلو، جانوں کے لیے التجا کرنے میں، خوشخبری کی منادی میں، اور بہتوں کو نجات دہندہ کی پہچان میں لانے کی کوشش میں۔ اور خُدا ہمیں برکت دے گا، ہاں، ہمارا اپنا خُدا ہمیں برکت دے گا۔

جب ہم اپنی سستی کی خاک سے اُٹھیں گے، اور اپنی بے عملی کے بند توڑ دیں گے، تو خُدا اپنی برکت کا تاج لے کر آئے گا، اور اپنی کلیسیا کے سر پر رکھے گا، اور جب ہم وہ مطلوبہ انعام پالیں گے، تو اُسے مضبوطی سے تھامے رکھیں، کہ کوئی اُسے ہم سے نہ چھین لے۔

آئیے، ایک غیر منقسم اتحاد میں، اور ایک نہ تھمنے والی خدمت میں آگے بڑھیں، یہاں تک کہ وہ آ جائے، جس کا یہ کہنا ہمارا سب سے بڑا انعام ہوگا:

"!شبابش، اے میرے اچھے اور وفادار بندے"

خُداوند تمہیں برکت دے، اور اُس کی میز پر، بادشاہ کا خوشبودار سپک نرڈ ہر رُوحانی دل کے لیے خوشبو افشانی کرے۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن

زبور 138، یسعیاہ 55: 1-11، رومیوں 8: 28-39

زبور 138

آیت 1

"میں تجھے اپنے سارے دل سے حمد کروں گا؛ معبودوں کے رُوبرُو تیری مدح سرائی کروں گا۔"

ہم خُدا کی حمد و ثنا میں جس قدر مشغول ہوں، کم ہے؛ کیونکہ وہ بجا طور پر ہر اُس شکرگزاری کا مستحق ہے جو ہم اُسے پیش کر سکتے ہیں۔ آسمان کی بڑی مصروفیت یہی ہے۔ پس اُو ہم زمینی زندگی ہی میں وہ نغمہ چھیڑ دیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ زمین پر آسمانی مزاج رکھیں، تو لازم ہے کہ خُدا کی تعریف سے معمور ہوں۔ غور کرو کہ داؤد کس پختگی سے ارادہ کرتا ہے کہ حمد کو دل سے بجا لائے:

"میں اپنے سارے دل سے تیری حمد کروں گا۔"

اگر کوئی کام جوش و خروش سے کیا جانا چاہیے، تو وہ خُدا کی حمد ہے۔

مجھے وہ مہذب لوگ جن کی زبان سے خُدا کی حمد بس ایک رسمی گنگناہٹ کی مانند نکلتی ہے، اچھی نہیں لگتی—گویا وہ اپنے عمل سے شرمندہ ہوں۔

یا وہ کلیسائیں جہاں پائپ اور دھونکنیوں کا ہجوم خودکار طریقے سے خُدا کی مدح سرائی کرتا ہے، حالانکہ مردوں اور عورتوں کو چاہیے کہ دل سے اُس کی حمد کریں۔

آہ! خُدا کو کیسی خوشنودی حاصل ہوتی ہوگی جب وہ دل کی صدا سُنتا ہے۔ زبان اور آواز، اگرچہ شیریں ہوں، لیکن اُن کی اصل اہمیت تب ہے جب دل بھی ہم نوا ہو۔
دل کی موسیقی ہی موسیقی کی جان ہے۔
”میں تجھے اپنے سارے دل سے حمد کروں گا؛ معبودوں کے روبرو تیرے حضور نغمہ سرائی کروں گا۔“

”دیکھو مزمور نگار کس دلیری سے کہتا ہے: “معبودوں کے روبرو۔
—فرشتوں کے سامنے، بادشاہوں اور بڑی ہستیوں کے سامنے—جو خود کو چھوٹے معبود خیال کرتے ہیں
میں خُداوند کے جلال کے حق میں گویں گا۔
بلکہ بُت خانوں میں بھی جہاں پُجاری برا فروختہ ہوں گے
میں دل سے تیری حمد کروں گا؛
معبودوں کے روبرو تیری مدح سرائی کروں گا۔“

:آیت 2

”—میں تیری مقدس ہیکل کی طرف رُخ کر کے سجدہ کروں گا“
یہی خُدا کا طریق عبادت تھا۔
پُرانے عہد میں، اُس کا مسکن، وہی ایک قربانگاہ تھی جہاں عبادت قبول ہوتی۔
داؤد خُدا کو خُدا کے ہی بتائے طریقے سے حمد پیش کرتا ہے—اور یہی عبادت کا ایک بڑا اصول ہے
ہم اپنی مرضی کی عبادت سے گریز کریں اور وہی قربانی پیش کریں جو خُدا کو پسند ہو۔
”میں تیری مقدس ہیکل کی طرف سجدہ کروں گا۔“

!کیا ہی مُبارک وجوہات ہیں حمد کے لیے
”میں تیری شفقت کے سبب سے تیری حمد کروں گا۔“
کسی بھی زبان کا سب سے شیریں لفظ نہیں؟ (loving-kindness) کیا یہ محبت بھری نرمی
—محبت اور مہربانی کا حسین امتزاج
!کیسا نہایت لطیف مرکب
—”اور تیری راستی کے سبب سے“
یعنی تیری وفاداری، تیرے وعدوں کی پابندی۔
محبت وعدہ کرتی ہے
اور راستی اُسے پورا کرتی ہے۔
”پس میں تیرے نام کی حمد کروں گا۔“

:آیت 2 (جاری)

”—کیونکہ تُو نے اپنے کلام کو“
یعنی تیرے وعدے کے کلام کو، اُس خوشخبری کو
جو تُو نے میری جان پر قوت سے نازل کی
”بہت بلند کیا ہے۔“—
خُدا کے باقی تمام مکاشفات سے بڑھ کر
مزمور نگار کے لیے اُس کا کلام روشن تر و جلیل تر ٹھہرا۔
”اس لیے میں تجھے بزرگ ٹھہراؤں گا کیونکہ تُو نے اپنے کلام کو بزرگ ٹھہرایا ہے۔“

:آیات 2-3

”جب میں نے پکارا تو تُو نے میری سُن لی، اور میری جان میں زور بخشا۔“
آہ! یہی شکرگزاری کا سبب ہے۔
جو دُعا کا جواب پاتا ہے، وہ یقیناً خُدا کی حمد کرے گا۔
لیکن خُدا نے کیسے جواب دیا؟
نہ یہ کہ مصیبت اُٹھا لی گئی
بلکہ یہ کہ اُس نے میری جان میں زور دیا۔

یاد رکھو، لازم نہیں کہ بوجھ اُٹھ جائے؛
بس کمر کو بوجھ اُٹھانے کی طاقت مل جائے۔
اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ خُدا جسم کی صحت نہیں، بلکہ روح کی طاقت عطا کرتا ہے۔

آہ! جب روح مضبوط ہو تو جسمانی کمزوری کچھ معنی نہیں رکھتی۔
 بلکہ بعض اوقات یہی کمزوری خُدا کی قدرت کو اور زیادہ نمایاں کرتی ہے۔
 —اُو دوبارہ وہ آیت پڑھیں
 :بعض ہم میں سے اپنی زندگی سے اُس پر مہر ثبت کرتے ہیں
 ”جب میں نے پکارا، تو تُو نے میری سُن لی، اور میری جان میں زور بخشا۔“

:آیات 4-5

”زمین کے سب بادشاہ، اے خُداوند! تیرے کلام کو سُن کر تیری حمد کریں گے۔“
 ”وہ خُداوند کی راہوں میں گائیں گے، کیونکہ خُداوند کا جلال عظیم ہے۔“

داؤد خود بادشاہ تھا، اور بادشاہ اس سے سیکھ سکتے تھے۔
 —ہم بادشاہ نہیں، لیکن اپنے حلقہٴ اثر میں ہم ضرور نفع بخش اثر ڈال سکتے ہیں
 اگر ہم دلیری سے خُدا کی حمد کریں، اور دوسروں کو بھی سُنوائیں۔
 ہمیں ہر جگہ اُس کے نام کا ذکر اچھے الفاظ میں کرنا چاہیے۔
 جب لوگ جاننا چاہیں کہ ہم کیسا خُدا پوجتے ہیں
 تو انہیں ہماری خوشی اور اُمید سے جواب ملے۔

:آیت 6

اگرچہ خُداوند بلند ہے، تو بھی وہ فروتن کو دیکھتا ہے؛
 ”اور متکبر کو وہ دور سے جانتا ہے۔“

بس ایک نگاہ کافی ہے۔
 اُسے اُن کی بابت اور کچھ جاننے کی حاجت نہیں۔
 وہ غرور سے ایسی نفرت رکھتا ہے کہ انہیں قریب نہیں آنے دیتا۔

کبر خُدا سے دُوری کا سب سے بڑا سبب ہے۔
 اسی کے باعث خوشخبری رد کی جاتی ہے۔
 لوگ گناہگاروں کی خوشخبری قبول نہیں کرتے
 —کیونکہ وہ خود کو نیک، اچھا، برتر سمجھتے ہیں
 اور وہ نہ خُدا کو چاہتے ہیں، نہ خُدا انہیں۔
 ”کیونکہ وہ متکبر کو دور سے جانتا ہے۔“

:آیت 7

”اگرچہ میں مصیبت کے بیچ میں چلوں، تُو مجھے زندہ رکھے گا؛“
 وہ بادشاہ تھا، لیکن اُسے بھی مصیبتیں تھیں۔
 تخت بھی آزمائش سے محفوظ نہیں رکھتا۔
 —”اگرچہ میں مصیبت کے بیچ میں چلوں“
 —جیسے کوئی شخص آگ سے گزرے
 تو بھی میں سلامت رہوں گا، کیونکہ تُو مجھے زندہ رکھے گا۔
 جب میری جان گھٹتے لگے
 ”تُو تُو مجھے پھر سے زندہ کرے گا۔“

:آیات 7-8

”تُو میرے دشمنوں کے قہر کے خلاف اپنا ہاتھ بڑھائے گا“
 اور تیرا دہنا ہاتھ مجھے بچائے گا۔
 خُداوند میری بابت اپنی بات پوری کرے گا؛
 اے خُداوند! تیری شفقت ابدی ہے؛
 ”اپنے ہاتھوں کے کاموں کو ترک نہ کر۔“

دیکھو کیسا بھروسا، کیسی دل جمعی ہر بات میں ظاہر ہے۔
ایک فرزند کا خدا پر بھروسہ ہے
اور گزری نعمتوں پر خوشی سے حمد۔

—آہ! کاش ہم میں یہ روح ہو
ایسی روح جو ماضی پر نغمہ چھیڑے
حال میں توکل رکھے
اور مستقبل کے لیے پُر امید ہو۔

پسعیہ باب 55

1

اے سب پیاسوں! پانیوں کے پاس آؤ، اور جو کچھ نہ رکھتے وہ بھی آؤ، خریدو اور کھاؤ، بلکہ آؤ، مے اور دودھ بغیر
روپیہ اور بغیر قیمت کے خریدو۔

خدا کی اس عجیب خاکساری پر غور کرو، کہ اگرچہ اُس کے فضل کی بخششیں ایسی بیش قیمت ہیں کہ تمام دنیا اُن کو مول نہیں
لے سکتی، تو بھی وہ ایسے عاجزانہ انداز سے اپنے مخلوق کو بلاتا ہے، گویا وہ بیچنے والا ہو جو آواز لگا رہا ہو: "اے
راہگیرو! ادھر مڑو، اے پیاسے لوگو، میری سُن لو!" پس اگر کوئی جان خدا کو چاہتی ہے، اے جان! یاد رکھ، خدا تجھ سے
بدرجہا بڑھ کر تجھے چاہتا ہے، اور تجھے بلاتا ہے۔ تاخیر نہ کر

2!

تم کیوں اُس چیز کے لیے روپیہ خرچ کرتے ہو جو روٹی نہیں، اور اپنی محنت اُس کے لیے جو سیر نہیں کرتی؟

بزار راہوں میں خوشی تلاش کرتے ہو، مگر محنت و مشقت کے ساتھ ساتھ تلخ ناکامی پاتے ہو۔

2

میری خوب سُنو، اور وہی کھاؤ جو عمدہ ہے، اور تمہاری جان چربی سے شادمان ہو۔

خدا اپنے بندہ سے فرماتا ہے، "نرا کان لگا کر میری سُن! جو کچھ میں تجھ سے کہنا چاہتا ہوں، اُسے توجہ سے سُن!" کیا خدا کی
محبت بھری دعوت ساری انسانیت کی توجہ کا مستحق نہیں؟

3

کان لگا اور میری طرف آ، سُن، تو تیری جان زندہ رہے گی؛

نجات انسان کو آنکھ سے نہیں، بلکہ کان سے پہنچتی ہے؛ نہ کہ اُس زیب و زینت سے جو پادری یا قربانگاہ میں ہو۔ وہ کچھ فائدہ
نہ دے گی۔ لیکن انجیل کو سُن! کان کے دروازے سے خدا کی رحمت انسان کے دل میں داخل ہوتی ہے۔ "کان لگا، اور میری
طرف آ، سُن، تاکہ تیری جان زندہ رہے۔"

3"

اور میں تیرے ساتھ ابدی عہد باندھوں گا، یعنی داؤد پر کی ہوئی پکی رحمتیں۔

یہاں خُدا گناہگار سے عہد کرتا ہے، رحم اور فضل کا عہد، جو خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے قائم ہوتا ہے۔

4

،دیکھ، میں نے اُسے لوگوں کے لیے گواہ ٹھہرایا ہے

کہ وہ انسانوں کے سامنے خُدا کی گواہی دے۔

4

قوموں کا پیشوا اور حکم دینے والا۔

کیونکہ مسیح لوگوں سے محبت رکھتا ہے اور اُن کی راہنمائی راستبازی سے کرتا ہے۔ وہ اُنہیں جلال کی طرف لے جاتا ہے۔

5

دیکھ، تُو ایک ایسی قوم کو بلائے گا جسے تُو نہیں جانتا، اور وہ قومیں جو تجھے نہیں جانتی تھیں، تیرے پاس دوڑیں گی، خُداوند تیرے خُدا اور اسرائیل کے فُدوس کی خاطر، کیونکہ اُس نے تجھے جلال بخشا ہے۔

یہ وعدہ مسیح کے لیے ہے۔ آج یہ کلام ہمارے کانوں میں پورا ہوتا ہے، کیونکہ جب اُن جزیروں کو، جنہیں ہم برطانیہ کہتے ہیں، مسیح کی طرف بلایا گیا، تو خُداوند یسوع کو ایک ایسی قوم دی گئی جو اُسے نہ جانتی تھی۔ جب مسیح زمین پر تھا، ہمارے باپ دادا اُسے کہاں جانتے تھے؟ لیکن آج اس سرزمین میں بیسیوں دل ہیں جو اُس کے نام سے محبت رکھتے ہیں۔ اے کاش! آج رات خُدا یہ سارا گھر اپنے بیٹے کو بخش دے۔ کیا ہی جواہرات سے بھرا ہوا صندوق ہوگا! اے کاش! باپ یہ ہدیہ اپنے بیٹے کو عطا کرے

6

جب تک خُداوند مل سکتا ہے اُسے تلاش کرو، جب تک وہ نزدیک ہے اُسے پُکارو۔

7

شریر اپنی راہ کو چھوڑ دے، اور بدکار اپنے خیالات کو؛ اور وہ خُداوند کی طرف رجوع کرے، تو وہ اُس پر رحم کرے گا، اور ہمارے خُدا کی طرف، کیونکہ وہ فراوانی سے معاف کرے گا۔

8

کیونکہ میرے خیال تمہارے خیال نہیں، اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں، خُداوند فرماتا ہے۔

9

کیونکہ جیسے آسمان زمین سے بلند ہے، ویسے ہی میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیالات تمہارے خیالات سے بلند ہیں۔

10

کیونکہ جس طرح بارش اور برف آسمان سے گرتی ہے اور پھر وہاں واپس نہیں جاتی، بلکہ زمین کو سیراب کرتی ہے، اور اُس کو شاداب و بار آور بناتی ہے تاکہ ہونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دے؛

11

اُسی طرح میرا وہ کلام جو میرے مُنہ سے نکلتا ہے، وہ بے پھل میرے پاس واپس نہ آئے گا، بلکہ جو کچھ مجھے پسند ہے اُسے انجام دے گا، اور جس کام کے لیے میں نے اُسے بھیجا ہے، اُس میں کامیاب ہوگا۔

پس، ہم خُدا کے کلام کی منادی کی کامیابی سے کچھ بھی خوف نہیں رکھتے۔ جہاں کہیں خُداوند یسوع مسیح کی منادی کی جائے گی، وہاں کچھ لوگ نجات پائیں گے۔ اے میرے عزیز غیر نجات یافتہ سننے والے! کیا آج وہ شخص تُو ہوگا؟ میں دعا کرتا ہوں کہ ہو! خُدا کرے یہ تیرے غیر نئی پیدائش کی آخری شب ہو، اور تیری روحانی ولادت کی شب ہو! کچھ لوگ ضرور نجات پائیں گے۔ کیا تُو اُن میں سے ہوگا؟

رومیوں کا خط، باب 8، آیات 31 تا 39

اور ہم جانتے ہیں کہ سب چیزیں مل کر اُن کے بھلے کے لیے کام کرتی ہیں جو خُدا سے محبت رکھتے ہیں، یعنی اُن کے لیے جو اُس کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں۔ کیونکہ جن کو اُس نے پیشتر سے جانا، انہی کو اُس نے پیشتر سے اپنے بیٹے کی شبیہ پر بننے کے لیے مقرر بھی کیا، تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔ اور جن کو اُس نے پیشتر سے مقرر کیا، انہیں اُس نے بلایا بھی؛ اور جن کو اُس نے بلایا، انہیں راستباز بھی ٹھہرایا؛ اور جن کو اُس نے راستباز ٹھہرایا، انہیں اُس نے جلال بھی بخشا۔

کوئی کڑی اس زنجیر کی ٹوٹی نہیں۔ علم سابق کو اُس نے تقدیر الہی سے جوڑا، تقدیر کو دعوت سے، دعوت کو راستبازی سے، اور راستبازی کو جلال سے۔ کہیں بھی خلا یا نقص کی گنجائش نہیں۔ اگر تُو کسی ایک کڑی کو پا لے، تو پوری زنجیر تیری ہے۔ جسے اُس نے بلایا، اُسے اُس نے پیشتر سے چُنا تھا؛ اور جسے اُس نے راستباز ٹھہرایا، اُسے وہ جلالی بھی کرے گا — اس میں شک نہ کر۔

آیت 31:

پس ہم ان باتوں کے جواب میں کیا کہیں؟ اگر خُدا ہماری طرف ہے، تو کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے؟ بے شمار دشمن ہو سکتے ہیں، مگر وہ سب مٹ جانے والے ہیں۔ اگر خُدا ہمارے ساتھ ہے، تو سب مخالفین گویا صفر ہیں۔ اگر وہ اُن کے ساتھ ہوتا، تو ایک واحد عدد اُن تمام صفر کو معنی دے دیتا؛ لیکن جب وہ اُن کے ساتھ نہیں، تو ہم اُن سب کو ترازو میں رکھیں تو بھی وہ کچھ بھی نہیں۔

آیات 32-33:

جس نے اپنے بیٹے کو بھی دریغ نہ کیا بلکہ اُسے ہم سب کے واسطے دے دیا، وہ اُس کے ساتھ ہمیں سب چیزیں مفت کیوں نہ بخشے گا؟ خُدا کے برگزیدوں پر کون الزام لگائے گا؟

کون واقعی الزام لگا سکتا ہے؟

آیت 33-34:

خُدا وہ ہے جو راستباز ٹھہراتا ہے۔ پھر کون ہے جو مجرم ٹھہراتا ہے؟

— کوئی بھی نہیں، کیونکہ

آیت 34:

مسیح وہ ہے جو مَرا، بلکہ بلکہ وہ جو جی اُٹھا، جو خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے، جو ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔

وہ جو صلیب پر مرا — اُس نے ہمارے گناہوں کو موت کے سپرد کیا۔

وہ جو مردوں میں سے جی اُٹھا — اُس نے ہمیں راستباز ٹھہرایا۔

وہ جو آسمان پر خُدا کے دہنے بیٹھا — وہ ہمیں وہاں اپنے وسیلہ سے لے گیا۔

وہ جو ہماری خاطر شفاعت کرتا ہے — اُس کی دائمی دعا نے شیطان کے سب الزام خاموش کر دیے ہیں۔

:آیت 35

کون ہمیں مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟ مصیبت؟ یا تنگی؟ یا ظلم؟ یا کال؟ یا ننگا پن؟ یا خطرہ؟ یا تلوار؟ یہ سب آزمائے جا چکے ہیں۔ زمانہ قدیم میں مقدسین نے ان سب کا سامنا کیا، مگر کوئی بھی انہیں مسیح کی محبت سے جدا نہ کر سکا۔ نہ انہوں نے اُس سے محبت چھوڑ دی، نہ اُس نے اُن سے۔

:آیت 36

"جیسا لکھا ہے، "تیری خاطر ہم دن بھر قتل کیے جاتے ہیں؛ ہم ذبح ہونے والی بھیڑیں گئے جاتے ہیں۔

تو نتیجہ کیا نکلا؟

:آیات 37-39

نہیں، بلکہ ان سب باتوں میں ہم اُس کے وسیلہ سے جو ہم سے محبت رکھتا ہے، غالب سے بھی بڑھ کر ہیں۔ کیونکہ میں یقین دلاتا ہوں کہ نہ موت، نہ زندگی، نہ فرشتے، نہ ریاستیں، نہ قدرتیں، نہ حال کی چیزیں، نہ آئندہ کی، نہ بلندی، نہ پستی، نہ کوئی اور مخلوق، ہمیں خُدا کی اُس محبت سے جدا کر سکے گی جو ہمارے خُداوند یسوع مسیح میں ہے۔

ہللویاہ! اُس کے نام کی تمجید ہو